# سورة النساء

## آیات ۸۳ - ۸۹

وَاِذَا جَآءَهُمۡ اَمۡرٌ مِّنَ الۡاَمۡنِ اَوِ الۡخَوۡفِ اَذَاعُوۡا بِهٖ ؕ وَلَوۡ رَدُّوۡهُ اِلَى الرَّسُوۡلِ وَاِلٰۤى اُولِى
الۡاَمۡرِ مِنۡهُمۡ لَعَلِمَهُ الَّذِيۡنَ يَسۡتَنۡۢبِطُوۡنَهٗ مِنۡهُمۡ ؕ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ
لَاتَّبَعۡتُمُ الشَّيۡطٰنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفۡسَكَ وَحَرِّضِ
الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّكُفَّ بَاۡسَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاۡسًا وَّاَشَدُّ
تَنۡكِيۡلًا ﴿۸۴﴾ مَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنۡ لَّهٗ نَصِيۡبٌ مِّنۡهَا ۚ وَمَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً
سَيِّئَةً يَّكُنۡ لَّهٗ كِفۡلٌ مِّنۡهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقِيۡتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيۡتُمۡ بِتَحِيَّةٍ
فَحَيُّوۡا بِاَحۡسَنَ مِنۡهَاۤ اَوۡ رُدُّوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَسِيۡبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ؕ لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيۡثًا ﴿۸۷﴾ فَمَا
لَكُمۡ فِى الۡمُنٰفِقِيۡنَ فِئَتَيۡنِ وَاللّٰهُ اَرۡكَسَهُمۡ بِمَا كَسَبُوۡا ؕ اَتُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَهۡدُوۡا مَنۡ اَضَلَّ
اللّٰهُ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ سَبِيۡلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوۡا لَوۡ تَكۡفُرُوۡنَ كَمَا كَفَرُوۡا
فَتَكُوۡنُوۡنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوۡا مِنۡهُمۡ اَوۡلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا
فَخُذُوۡهُمۡ وَاقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ وَجَدۡتُّمُوۡهُمۡ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوۡا مِنۡهُمۡ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ۙ ﴿۸۹﴾

# سورۃ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست ۔

خاندان کی مضبوطی کا دار و مدار میاں بیوی، ماں باپ ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام۔ داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھو کھلا کرتے ہیں

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعیت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امت مسلمہ کو خطاب ۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ یتامیٰ، وراثت ، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت ، ان کی گمراہی کا بیان ، ان کی اوہام پرستی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی

اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ رسمی نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد ، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز ، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت ، ان کی گمراہی، ان کی غلط فہمیاں ، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب ، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت ، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ

وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ - اور جب بھی آتی ہے ان کے پاس کوئی بات

مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ - امن میں سے یا خوف میں سے

( ذ ي ع )

أذَاعَ يُذِيع ، إذَاعَةً - مشہور کرنا، اشاعت / نشر کرنا

( IV )

اَذَاعُوْا بِهٖ - تو وہ چرچا کرتے ہیں اس کا

وَلَوْ رَدُّوْهُ - اگر وہ لوٹا دیتے اس کو

اِلَى الرَّسُوْلِ - رسولؐ کی طرف

وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ - اور اختیار والوں کی طرف

مِنْهُمْ - اپنوں میں سے

لَعَلِمَهُ - تو ضرور جان لیتے اس بات کو

يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾

الَّذِيْنَ - وہ لوگ جو

يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ - حقیقت معلوم کر سکتے ہیں اس کی ( ن ب ط )

اِستَنبَطَ يَسْتَنْبِطُ ، اِسْتِنْبَاطًا - صحیح نتیجہ اخذ کرنا (X)

مِنْهُمْ - ان میں سے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ - اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل

عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ - تم لوگوں پر اور اس کی رحمت

لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ - تو تم ضرور پیروی کرتے شیطان کی

| |
|---|
| لَ + اِتَّبَعْتُمْ |
| لَ - لام تاکید |

اِلَّا قَلِيْلًا - سوائے تھوڑے سے لوگوں کے

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى
الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾

یہ لوگ جہاں کوئی اطمینان بخش یا خوفناک خبر سن پاتے ہیں اُسے لے کر پھیلا دیتے
ہیں، حالانکہ اگر یہ اُسے رسول اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچائیں تو وہ ایسے
لوگوں کے علم میں آ جائے جو اِن کے درمیان اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ اس
سے صحیح نتیجہ اخذ کر سکیں تم لوگوں پر اللہ کی مہربانی اور رحمت نہ ہوتی تو (تمہاری
کمزوریاں ایسی تھیں کہ) معدودے چند کے سوا تم سب شیطان کے پیچھے لگ گئے ہوتے

**When there comes to them some matter touching (Public) safety or fear, they divulge it. If they had only referred it to the Messenger, or to those charged with authority among them, the proper investigators would have Tested it from them (direct). Were it not for the Grace and Mercy of Allah unto you, all but a few of you would have fallen into the clutches of Satan.**

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ

## مسلم معاشرے میں امن عامہ کی خبروں کی اہمیت

- اس آیت کریمہ کا حکم مسلم معاشرے سے متعلق۔ لیکن دراصل یہ منافقین کے کردار کو سامنے لانے اور ان پر تنقید کا تسلسل ہے جو پچھلے کئی اسباق سے چلا آرہا ہے
- اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو حالات کو سمجھنے اور صحیح راستہ اختیار کرنے کی تربیت دی جارہی ہے۔
- منافقین کا طرزِ عمل یہ تھا کہ جوں ہی کوئی غیر اطمینان بخش یا خطرناک خبر سنتے اسے فوراً پھیلا دیتے (کہ فلاں قبیلہ مسلمانوں پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے، فلاں طرف سے حملے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے، فلاں جگہ دشمن کو گھات لگا کر بیٹھے دیکھا گیا ہے)
- مقصد مسلم معاشرے میں اضطراب پیدا کرنا اور مسلسل خطرات کی افواہوں سے مسلمانوں کے حوصلے پست کرنا
- افواہ سازی قوم کا حوصلہ توڑنے کا موثر ذریعہ ہے کہ یہ اصل جنگ سے پہلے سرد جنگ کا ایک اہم ہتھیار ہے جس میں دشمن قوم کو ہر وقت افواہوں کی گرفت میں رکھا جاتا ہے اور افواہ سازی کے لیے مستقل سیل قائم کیے جاتے ہیں۔ جہاں بڑے بڑے عجیب و غریب افواہوں کو جنم دیتے ہیں اور پانچواں کالم (Fifth Column) اور ان کے جاسوس اسے دشمن قوم میں پھیلانے کا کام کرتے ہیں۔
- مسلم معاشرے میں مسلمانوں کا مورال پست کرنے کا یہ کام منافقین خوب کر رہے تھے

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا

- ○ مسلمانوں کی اجتماعی/جماعتی زندگی میں افواہیں عام حالات میں بھی بڑے خطرناک نتائج پیدا کرسکتی ہیں اور جب حالات جنگ کے ہوں، جیسے کہ اس وقت تھے، تب تو ان کی خطرناکی دوچند ہو جاتی ہے۔
- ○ مسلمانوں کو یہ تربیت دی جارہی ہے کہ منافقین تو دشمن کے ایجنٹوں کی طرح تمہارے حوصلے شکست کرنے کے لیے یہ حرکت کریں گے تمہیں جانے انجانے میں اس عمل میں بالکل شریک نہیں ہونا چاہیئے
- ← سب سے پہلے قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق یہ جاننے کی کوشش کرو کہ خبر لانے والا کون ہے۔ اگر کوئی فاسق یعنی بدکردار اور غیر معتبر آدمی ہے تو اس کی خبر کو مت قبول کرو
- ← جس بات کو سنو اسے بلا تحقیق دوسرے سے کہنا شروع نہ کردو کیونکہ جس طرح جھوٹ ایک بدترین برائی ہے اور اللہ کے یہاں اس کی بڑی سزا ہے اسی طرح وہ آدمی بھی جھوٹوں میں شمار ہوگا جو ہر سنی ہوئی بات کو بلا تحقیق دوسروں سے کہنا شروع کردیتا ہے (كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ)
- ← کوئی ایسی بات سنو جو معاشرے/اسلامی اجتماعیت/ملک و قوم کی سلامتی سے متعلق ہو تو یہ نہایت اہم خبر ہے اس کو عام پھیلانے کی بجائے حکومت/اسلامی نظم/مسلمانوں کے امور کے ذمہ داران (ارباب حل و عقد) یا متعلقہ اداروں تک فی الفور پہنچایا جائے۔ یہ لوگ چونکہ معاملات کی سوجھ بوجھ رکھنے والے ہوتے ہیں لہٰذا وہ اطلاع کو صحیح طور پر بروئے کار لا کر مطلوبہ اقدامات کرنے کے پوزیشن میں ہونگے
- ○ یہ اللہ کا فضل تھا ورنہ مسلمان منافقین کے اس شیطانی پروپیگنڈے کا شکار ہو جاتے

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ

## آیت کریمہ کے اہم نکات

- امن وامان سے متعلق خبروں کے سلسلے میں رز داری اور حفاظت کی ضرورت
- امن عامہ سے متعلق خبروں کو پھیلانے کی حرمت
- امن وسلامتی کی خبروں کو پھیلانے کی مذمت کرنا اور پھر اس امر کا شیطان کی متابعت پر منتج ہونا (اس قسم کے کام کی حرمت کو ظاہر کرتا ہے)
- معاشرے کی امن وسلامتی کی خبروں کا ارباب حل وعقد (رہبر و قائدین) تک پہنچانا ضروری ہے
- مسلمان معاشروں/حکومت کے اداروں کا ایسی خبروں کی تحقیق اور تجزیہ کرنا ضروری ہے
- معاشرے کے رہبر و قائد میں خبروں اور اطلاع کی تحقیق و تحلیل کی صلاحیت، توانائی اور آمادگی کا ہونا ضروری ہے - (تاکہ صحیح وغلط مشخص ہو جائے اور معاشرے کی مصلحت کا تحفظ کیا جا سکے)
- -

فَقَاتِلۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۚ لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفۡسَکَ وَ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۚ عَسَی اللّٰہُ اَنۡ یَّکُفَّ بَاۡسَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؕ وَ اللّٰہُ اَشَدُّ بَاۡسًا وَّ اَشَدُّ تَنۡکِیۡلًا ﴿۸۴﴾

فَقَاتِلۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ - لڑیں اللہ کی راہ میں

لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفۡسَکَ - نہیں پابند کیا جاتا تمہیں سوائے اپنے آپ کے

وَ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ - آپ مومنوں کو اکسائیں

حَرَّضَ یُحَرِّضُ ، تَحْرِیْضًا - ترغیب دلانا (II)

عَسَی اللّٰہُ - قریب ہے اللہ

اَنۡ یَّکُفَّ - کہ وہ روک دے

بَاۡسَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا - لوگوں کی جنگ کو جنہوں نے کفر کیا

وَ اللّٰہُ اَشَدُّ بَاۡسًا - اور اللہ زیادہ شدید ہے سختی کرنے میں

وَّ اَشَدُّ تَنۡکِیۡلًا - اور زیادہ شدید عبرتناک سزا دینے میں

نَکَّلَ یُنَکِّلُ ، تَنْکِیْلاً - عبرتناک سزا دینا (II)

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ
اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾

پس اے نبیؐ! تم اللہ کی راہ میں لڑو، تم اپنی ذات کے سوا کسی اور کے لیے ذمہ
دار نہیں ہو البتہ اہل ایمان کو لڑنے کے لیے اکساؤ، بعید نہیں کہ اللہ کافروں کا
زور توڑ دے، اللہ کا زور سب سے زیادہ زبردست اور اس کی سزا سب سے زیادہ
سخت ہے

**Then fight in Allah's cause - Thou art held responsible only for thyself - and rouse the believers. It may be that Allah will restrain the fury of the Unbelievers; for Allah is the strongest in might and in punishment.**

محمد اقبال

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝۸۴

## معنوی لحاظ سے قرآن مجید کی سخت ترین آیات میں سے

- منافقین پہلے جنگ کرنے کی اجازت کے لیے بڑھ چڑھ کر بڑھکیں مارتے تھے اور پھر حکم ملنے پر منافقین حیلوں بہانوں سے پیچھے رہ جانے کی کوشش کرتے اور ان کی یہ نئے نئے مخلص مسلمانوں کے لیے تردد کا باعث بنتی اور آپ ﷺ فطری طور پر اس صورتحال سے سخت کبیدہ اور دل گرفتہ ہوتے
- منافقین پر تعریض کرتے ہوئے آپ ﷺ کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اگر یہ منافقین قتال کے لیے نکلنے پر آمادہ نہیں تو آپ تنہا نکل کھڑے ہوں، منافقین کا یہ خیال کہ ان کی شرکت کے بغیر اسلامی جہاد و قتال کے مقاصد پورے نہیں ہو سکتے۔ یہ ان کی خام خیالی ہے۔ آپؐ اللہ کے رسول ہیں اللہ کی تائید و نصرت آپ کے ساتھ ہے
- آپ ﷺ کو حکم کہ مومنین (سچے مخلص مسلمانوں) کو اس راستے پر چلنے کے لیے شوق دلائیے، ترغیب دیجئیے، بے شک وسائل کم ہیں لیکن آپؐ کے لیے اللہ اور یہ تھوڑے سے مخلص مومنین کافی ہیں
- جب مسلمان اس حکم پر لبیک کہیں گے تو بعید نہیں اللہ تعالیٰ جنگ کے حالات و نتائج ان کے حق میں کر دے
- اسی حکم کا نتیجہ تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تنہا بھی لڑنا پڑے تو اس وقت تک لڑوں گا جب تک میری گردن میرے کندھے سے اتر نہیں جاتی۔ اور آپؐ کی ترغیب ہی کا اثر تھا کہ صحابہ کی صورت میں ایک ایسی سرفروشوں کی جماعت تیار ہوئی کہ جن سے زیادہ فداکار لوگ چشم فلک نے کبھی نہیں دیکھے

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِیْلًا ۝۸۴

## اس آیت کریمہ کے نکات

- اللہ نے جہاد کے لیے حالات سخت نامساعد ہونے کے باوجود اپنے رسولؐ کو تنہا نکلنے کا حکم دیا
- اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ، پیغمبر اکرم ﷺ کے فرائض میں سے
- پیغمبر اکرم ﷺ کا فریضہ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کریں خواہ بقدر کفایت ساتھی و مجاہد نہ بھی ہوں
- رسول اللہ (ﷺ) بھی جان دینے تک اس فرض کی ادائیگی پر کمربستہ رہے
- آپ ﷺ کی ترغیب اور تاکید نے ہی سرفروشوں کا بے مثال قافلہ تیار کیا جس کی سرفروشی کے نتیجے میں صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اسلام زندہ ہے۔
- رہبروں اور قائدین کیلئے ضروری ہے کہ وہ جہاد اور دوسری اجتماعی سرگرمیوں میں پیش پیش رہیں۔
- اللہ کی طرف سے جنگ میں مسلمانوں کی شرکت کی صورت میں، اسلامی معاشرے کو مشرکین مکہ کے ضرر و نقصان سے محفوظ رکھنے کا وعدہ
- جہاد، دینی معاشرے کو کفار و مشرکین کے گزند و ضرر سے بچانے کا باعث بنتا ہے۔
- مومنین کے حوصلے بلند کرنے اور انھیں جہاد کی طرف ترغیب و تشویق کیلئے امید دلانا ایک قرآنی روش ہے

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿٨٥﴾

شَفَعَ يَشفَعُ ، شَفَاعَةً ۔ سفارش کرنا
(ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ جوڑ نا)

مَنْ يَّشْفَعْ ۔ جو سفارش کرے

شَفَاعَةً حَسَنَةً ۔ کوئی اچھی سفارش

يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۔ تو ہو جاتا ہے اس کے لیے ایک حصہ اس میں سے

وَمَنْ يَّشْفَعْ ۔ اور جو سفارش کرتا ہے

شَفَاعَةً سَيِّئَةً ۔ کوئی بری سفارش

يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۔ تو ہو جاتی ہے اس کے لیے ایک ذمہ داری اس میں سے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ ۔ اور اللہ ہے ہر چیز پر قدرت رکھنے والا

مُّقِيْتًا ۔ قدرت رکھنے والا

مُقِیت ۔ نگہبان ، محافظ ، نگاہ رکھنے والا

مَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنۡ لَّهٗ نَصِيۡبٌ مِّنۡهَا ۚ وَمَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً
سَيِّئَةً يَّكُنۡ لَّهٗ كِفۡلٌ مِّنۡهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقِيۡتًا ﴿۸۵﴾

سفارش
جو شفاعت بھلائی کی کریگا وہ اس میں سے حصہ پائے گا اور جو برائی کی
کرے گا وہ اس میں سے حصہ پائے گا، اور اللہ ہر چیز پر نظر رکھنے
والا ہے

**Whoever recommends and helps a good cause becomes a partner therein: And whoever recommends and helps an evil cause, shares in its burden: And Allah hath power over all things.**

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝85

## شفاعت کا معنی و مفہوم

- شفاعت کے لفظی معنی ملنے یا ملانے کے ہیں۔ اسی مفہوم سے ترقی کر کے کسی بات کی تائید و حمایت اور کسی غریب اور کمزور کی بے کسی میں اپنی مدد ملا کر اسے قوی کر دینے کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔
- جس شفاعت کا یہاں ذکر آیا ہے اس کا ایک مفہوم ان حالات سے متعلق ہے جو اس وقت درپیش تھے اور اس کا ایک مفہوم عام ہے
- باطل کے مقابلے میں حق کی حمایت کے لیے اٹھ کھڑا ہونا، ظالموں کے مقابلے میں مظلوم کا ساتھ دینا، طاقتوروں کے مقابلے میں بے بس اور کمزور لوگوں کے حقوق و تحفظ کے لیے نکلنا، وہ شفاعت ہے جس کا ذکر یہاں شَفَاعَةً حَسَنَةً (اچھی شفاعت) کے طور پر آیا ہے
- اس کے برعکس کفر اور باطل کی حمایت کرنے، اس کے لیے دوڑ دھوپ کرنے، وسائل لگانے.... کو شَفَاعَةً سَيِّئَةً (بری شفاعت) کہا گیا ہے
- یہ اپنے اختیار، نصیب اور پسند کی بات ہے کہ کوئی خدا کی راہ میں کوشش کرنے اور حق کو سربلند کرنے کے لیے لوگوں کو ابھار کے اسر اس کا ساتھ دے کے اجر پاتا ہے اور کوئی خدا کے بندوں کو غلط فہمیوں میں ڈالنے اور ان کی ہمتیں پست کرنے اور انھیں اعلائے کلمۃ اللہ کی سعی و جہد سے باز رکھنے میں اپنی قوت صرف کرے، اور اس کی سزا کا مستحق بنتا ہے

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ٨٥

## شفاعت کا وسیع تر مفہوم

### شفاعت

وَاِذَا حُيِّيۡتُمۡ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوۡا بِاَحۡسَنَ مِنۡهَاۤ اَوۡ رُدُّوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَسِيۡبًا ﴿۸۶﴾

وَاِذَا حُيِّيۡتُمۡ - اور جب بھی تم کو سلام کیا جائے

( ح ي ي )

حَيّ يُحَيّ ، تَحِيَّة - (زندگی کی) دعا دینا (II)

شرعی اصطلاح میں السلام علیکم کہنا تَحِيَّة ہے

بِتَحِيَّةٍ - کوئی سلام

فَحَيُّوۡا - تو تم سلام کرو

بِاَحۡسَنَ مِنۡهَاۤ - اس سے زیادہ اچھے سے

اَوۡ رُدُّوۡهَا - یا لوٹا دو اس کو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ - بیشک اللہ ہے

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ - ہر چیز پر

حَسِيۡبًا - حسب لینے والا

وَاِذَا حُيِّيۡتُمۡ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوۡا بِاَحۡسَنَ مِنۡهَاۤ اَوۡ رُدُّوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَسِيۡبًا ﴿۸۶﴾

اور جب کوئی احترام کے ساتھ تمھیں سلام کرے تو اس کو اس سے بہتر طریقہ کے ساتھ جواب دو یا کم از کم اُسی طرح، اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے

**When a (courteous) greeting is offered you, meet it with a greeting still more courteous, or (at least) of equal courtesy. Allah takes careful account of all things.**

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿٨٦﴾

## اسلام میں سلام (Greeting) اور اسکے جواب کا حکم - ( اسلام کا حسن معاشرت )

- اسلامی شریعت کے اس حکم کا بھی ایک پس منظر مخصوص ہے اور ایک عام غرض
- مخصوص پس منظر - آیت 81 میں نبی ﷺ کو منافقین سے قطع تعلق کا جو حکم دیا گیا تھا اس کے ضمن میں اس شبہے کا مکلف تھا کہ چونکہ اس تعلق منافقین سے ہے اور مسلمان ان سے وہ ربط ضبط اور سلام و کلام ختم کر دیتے اور اس طرح ایک معاشرتی بائیکاٹ کی شکل پیدا ہو جاتی
- اور یہ بھی کہ اس وقت مسلمانوں اور غیر مسلموں کے تعلقات نہایت کشیدہ ہو رہے تھے، اور جیسا کہ تعلقات کی کشیدگی میں ہوا کرتا ہے، اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں مسلمان دوسرے لوگوں کے ساتھ کج خلقی سے نہ پیش آنے لگیں
- اس لیے انھیں ہدایت کی گئی کہ جو تمہارے ساتھ احترام کا برتاؤ کرے اس کے ساتھ تم بھی ویسے ہی بلکہ اس سے زیادہ احترام سے پیش آؤ۔ شائستگی کا جواب شائستگی ہی ہے، بلکہ تمہارا منصب یہ ہے کہ دوسروں سے بڑھ کر شائستہ بنو۔ ایک داعی و مبلغ گروہ کے لیے، جو دنیا کو راہ راست پر لانے اور مسلک حق کی طرف دعوت دینے کے لیے اٹھا ہو، درشت مزاجی، ترش روئی اور تلخ کلامی مناسب نہیں ہے۔
- یہ اسلام کے معاشرتی آداب میں سے ہے جن سے معاشرتی زندگی کے اندر حسن پیدا ہوتا ہے

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿٨٦﴾

## اسلام میں سلام (Greeting) اور اسکے جواب کا حکم - ( اسلام کا حسن معاشرت )

ایک ضمیمہ.......

- سلام — قبل از اسلام
- سلام کا مفہوم اور اس کی جامعیت
- سلام مسلمان کی شناخت
- سلام - ملاقات کے علاوہ دوسرے مقاصد کے لیے
- سلام کے لیے کچھ ضوابط
- سلام کی حکم کی عمومیت

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ لَیَجۡمَعَنَّکُمۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ؕ وَ مَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیۡثًا ﴿۸۷﴾

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ - اللہ کوئی الٰہ نہیں ہے مگر وہ

لَیَجۡمَعَنَّکُمۡ - وہ لازماً جمع کرے گا تم کو

اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ - قیامت کے دن کی طرف

لَا رَیۡبَ فِیۡہِ - کوئی شک نہیں ہے جس میں

وَ مَنۡ اَصۡدَقُ - اور کون زیادہ سچا ہے

مِنَ اللّٰہِ حَدِیۡثًا - اللہ سے بلحاظ بات کے

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے، وہ تم سب کو اُس قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے
آنے میں کوئی شبہہ نہیں، اور اللہ کی بات سے بڑھ کر سچی بات اور کس کی ہو سکتی ہے

Allah! There is no Allah save Him. He gathers you all unto a Day of Resurrection whereof there is no doubt. Who is more true in statement than Allah?

فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾

فَمَا لَكُمْ - کیوں تم میں

فِى الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ - منافقوں کے بارے میں دو گروہ (ہیں)

فِئَةٌ - کی جمع فِئَتَيْنِ

وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ - حالانکہ اللہ نے الٹا پھیر دیا ان کو

أَرْكَسَ يُرْكِسُ ، إركاسًا - الٹا/اوندھا کرنا

( IV )

بِمَا كَسَبُوْا - بسبب اس کے جو انہوں نے کمایا

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا - تم چاہتے ہو کہ تم ہدایت دو

مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ - اس کو جسے گمراہ کیا اللہ نے

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ - اور جسے گمراہ کرتا ہے اللہ

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا - تو ہرگز نہیں پائے گا تو اس کے لیے کوئی راہ

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا
مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾

پھر یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمہارے درمیان دو
رائیں پائی جاتی ہیں، حالانکہ جو برائیاں اُنہوں نے کمائی ہیں اُن کی بدولت
اللہ اُنہیں اُلٹا پھیر چکا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ جسے اللہ نے ہدایت نہیں بخشی
اُسے تم ہدایت بخش دو؟ حالانکہ جس کو اللہ نے راستہ سے ہٹا دیا اُس کے
لیے تم کوئی راستہ نہیں پا سکتے

**Why should ye be divided into two parties about the Hypocrites? Allah hath upset them for their (evil) deeds. Would ye guide those whom Allah hath thrown out of the Way? For those whom Allah hath thrown out of the Way, never shalt thou find the Way.**

محمد اقبال

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾

## ہجرت نہ کرنے والے منافقین کے بارے میں مسلمانوں کی دو رائے

- یہاں ان منافق مسلمانوں کے ہجرت کے مسئلہ سے بحث کی گئی ہے جو مکہ میں اور عرب کے دوسرے حصوں میں اسلام تو قبول کر چکے تھے، مگر ہجرت کر کے دارالاسلام کی طرف منتقل ہونے کے بجائے بدستور اپنی کافر قوم ہی کے ساتھ رہتے بستے تھے، اور کم و بیش ان تمام کاروائیوں میں عملاً حصہ لیتے تھے جو ان کی قوم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کرتی تھی۔
- ان کے بارے میں مسلمانوں کے درمیان دو رائیں پائی جاتی تھیں اہل ایمان میں سے بعض کا خیال تھا کہ ان کے ساتھ نرمی ہونی چاہیے "آخر یہ ایمان تو لائے تھے نا "ان ہجرت نہیں کر سکے۔ جبکہ کچھ لوگ اللہ کے حکم کے معاملے میں ان سے سخت رویہ اختیار کرنے کے حق میں تھے۔
- یہاں بتایا گیا کہ دارالکفر کے ان مسلمانوں کے کفر و ایمان کے لیے کسوٹی ہجرت ہے
- ان منافقین کا جو بلا کسی عذر معقول کے، محض اپنے رشتوں اور قرابتوں یا جائداد و املاک کی محبت میں ہجرت سے گریزاں تھے اور مدینہ میں دار الاسلام قائم ہو جانے کے باوجود، ان تک دارالکفر میں پڑے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کے پاس چونکہ کوئی عذر شرعی موجود نہیں تھا اس وجہ سے ان کا نفاق واضح تھا
- ان کی گمراہی پر اللہ کی طرف سے مہر تصدیق ثبت ہو چکی، جس دورنگی اور مصلحت پرستی اور ترجیح دنیا بر آخرت کا اکتساب انھوں نے کیا ہے اس کی بدولت اللہ نے انھیں اسی طرف پھیر دیا ہے جس طرف سے یہ آئے تھے

ى وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُوْنَ - انہوں نے چاہا (کہ) کاش تم کفر کرو

وَدَّ يَوَدُّ ، وَدًّا ... چاہنا

كَمَا كَفَرُوْا - جیسے انہوں نے کفر کیا

فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً - تو تم ہو جاؤ برابر

كَانَ يَكُون ، كَوْنًا – ہو جانا

فَلَا تَتَّخِذُوْا - پس تم مت بناؤ

مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ - ان میں سے کوئی کارساز

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا - یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَخُذُوۡهُمۡ وَاقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ وَجَدۡتُّمُوۡهُمۡ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوۡا مِنۡهُمۡ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ۙ ﴿۸۹﴾

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا - پھر اگر وہ منہ موڑیں

فَخُذُوۡهُمۡ - تو تم گرفتار کرو ان کو

وَاقۡتُلُوۡهُمۡ - اور قتل کرو ان کو

حَيۡثُ وَجَدۡتُّمُوۡهُمۡ - جہاں کہیں

وَلَا تَتَّخِذُوۡا - اور مت بناؤ ان میں سے

مِنۡهُمۡ وَلِيًّا - ان میں سے کوئی کارساز

وَّلَا نَصِيۡرًا - اور نہ ہی کوئی مددگار

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَ لَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۙ ﴿۸۹﴾

وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں اسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ تا کہ
تم اور وہ سب یکساں ہو جائیں لہٰذا ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب
تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرکے نہ آجائیں، اور اگر وہ ہجرت سے باز
رہیں تو جہاں پاؤ انہیں پکڑو اور قتل کرو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور
مددگار نہ بناؤ

**They but wish that ye should reject Faith, as they do, and thus be on the same footing (as they): But take not friends from their ranks until they flee in the way of Allah (From what is forbidden). But if they turn renegades, seize them and slay them wherever ye find them; and (in any case) take no friends or helpers from their ranks**

وَدُّوۡا لَوۡ تَكۡفُرُوۡنَ كَمَا كَفَرُوۡا فَتَكُوۡنُوۡنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوۡا مِنۡهُمۡ اَوۡلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَخُذُوۡهُمۡ وَاقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ وَجَدْتُّمُوۡهُمۡ

## سابقہ آیت کے مضمون کا تسلسل

- یہ حکم ان منافق مسلمانوں کا ہے جو برسرِ جنگ کافر قوم سے تعلق رکھتے ہوں اور اسلامی حکومت کے خلاف معاندانہ کاروائیوں میں عملاً حصہ لیں
- مسلمانوں کو بتایا جارہا ہے کہ تم ان کے ساتھ تعلق رکھنا اور خیر خواہی کرنا چاہتے ہو جن کی خواہش یہ ہے کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں اسی طرح وہ تمہیں بھی کافر بنادیں تاکہ تم اور وہ برابر ہو جائیں۔

تم کو ان سے وفا کی ہے امید جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

- ان سے کسی طرح کا کوئی تعلق قائم کرنے کی کوشش نہ کرو۔ وہ تمہارے لیے اسی طرح بیگانہ ہیں جس طرح باقی کافر تمہارے لیے بیگانہ ہیں۔ ان سے تعلق کی ایک ہی صورت ہے کہ وہ اپنے ایمان کی سچائی کا ثبوت دینے کے لیے ہجرت کریں۔ اپنی دنیا کو دین پر قربان کردیں اور دین کی خاطر بالکل یکسو ہو جائیں۔
- اگر وہ ایسا نہیں کرتے اور ہجرت کے لیے کسی طرح تیار نہیں تو پھر وہ تمہارے بدترین دشمن ہیں دوسرے کافروں کی طرح انھیں بھی جہاں پاؤ گرفتار کرو اور قتل کرو۔ اور ان کے ساتھ کسی طرح کی [illegible] کا تعلق مت رکھو اور ان سے کسی مدد کی امید مت باندھو۔

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ

## ہجرت مدار ایمان

- اس بات کو یہاں سمجھ لینی چاہیے کہ ہجرت کو مدار ایمان اور ایمان کی کسوٹی کیوں بنایا جا رہا ہے؟
- جب نبی اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی اور ایک چھوٹا سا خطہ عرب کی سرزمین میں ایسا بہم پہنچ گیا جہاں ایک مومن کے لیے اپنے دین و ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنا ممکن تھا، تو عام حکم دے دیا گیا کہ جہاں جہاں، جس جس علاقے اور جس جس قبیلے میں اہل ایمان کفار سے دبے ہوئے ہیں اور اسلامی زندگی بسر کرنے کی آزادی نہیں رکھتے، وہ ہجرت کریں اور مدینہ کے دارالاسلام میں آ جائیں
- اس وقت جو لوگ ہجرت کی قدرت رکھتے تھے اور پھر صرف اس لیے اٹھ کر نہ آئے کہ انھیں اپنے گھر بار، اعزہ و اقربا اور اپنے مفادات اسلام کی بہ نسبت عزیز تر تھے، وہ سب منافقین قرار دیے گئے۔ اور جو لوگ حقیقت میں بالکل مجبور تھے، ان کو "مُسْتَضْعَفِين" میں شمار کیا گیا
- دارالکفر کے رہنے والے کسی مسلمان کو محض ہجرت نہ کرنے پر منافق صرف اس صورت میں کہا جا سکتا ہے جبکہ دارالاسلام کی طرف سے ایسے تمام مسلمانوں کو یا تو دعوت عام ہو، یا کم از کم اس نے ان کے لیے اپنے دروازے کھلے رکھے ہوں
- وہ مسلمان جو دارالکفر کو دارالاسلام بنانے کی کوئی سعی بھی نہ کر رہے ہوں، اور استطاعت کے باوجود ہجرت بھی نہ کریں، ان پر منافقین کا اطلاق۔

# اضافی مواد

# Reference Material

سوره

ا ○

ىَ

ى

-

-

-

-

-

-

-

-

( ر ي ب )

ج

و -

( XIVIII )